www.novelsclubb.com
خونی پنجے
بقلم: سونیا حسن
ناولز کلب

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

خونی پنجے

از سونیا حسن

یہ ایک اونچے اونچے پہاڑوں سے گھری وادی تھی جہاں ہر طرف ہریالی خوشنما پھول اور سر سبز درخت بہار دکھا رہے تھے مگر وادی کی فضا میں کچھ عجیب سا سکوت تھا جو ان تینوں کو محسوس ہو رہا تھا انہیں ایسا لگ رہا تھا جیسے ان کے دل ڈوب رہے ہوں۔

www.novelsclubb.com

وہ لوگ یہاں آ تو گئے تھے مگر اب فیصلہ نہیں کر پا رہے تھے کہ آگے بڑھیں یا واپس چلے جائیں یہ تین دوست تھے

عادل صارم اور ندا۔ جو نا صرف بچپن کے دوست تھے بلکہ ایک ساتھ پڑھائی کر کے اب ایک بہت بڑے نیوز چینل میں ایک ساتھ کام کر رہے تھے اور چینل کے سب سے نڈر اور بہادر ور کر مانے جاتے تھے۔

ان کے نیوز چینل کو کہیں سے خبر ملی تھی کہ چین کے بارڈر کے پاس کی ایک پہاڑی وادی میں کوئی عجیب سی بیماری پھیل گئی ہے جس کا شکار ہونے والے اپنا ہی گوشت نوچ نوچ کر کھانے لگتے تھے اور پھر غائب ہو جاتے تھے۔

اور حیرت کی بات تو یہ تھی کہ ان کی لاشوں تک کا پتہ نہیں چلتا تھا کہ کوئی جان پاتا کہ زندہ ہیں یا مر گئے ہاں مگر کچھ دن بعد پہاڑی دراڑوں میں انسانی ہڈیوں کے بغیر ہاتھوں کے پنجر ضرور ملتے تھے۔

www.novelsclubb.com

شروع شروع میں کچھ لوگوں نے ان کا پیچھا کرنے کی کوشش کی مگر ناکام رہے۔

کیونکہ وہ اپنا زخمی وجود لے کے پہاڑوں میں جا کے غائب ہو جاتے تھے

WWW.NOVELSCLUBB.COM

خون کے دھبے پہاڑوں کے درمیان جا کر ختم ہو جاتے تھے اور باریک باریک سی دراڑوں کے علاوہ کچھ نہیں ملتا تھا ظاہر ہے اتنا بڑا انسان چھوٹی سی دراڑوں میں تو سما نہیں سکتا تھا مگر وہ کہاں جاتے تھے یہ کوئی نہیں جان پایا تھا

حد تو یہ کہ یہ کوئی وائرس بھی نہیں تھا کیونکہ اگر یہ وائرس ہوتا تو ایک دوسرے لگتا مگر ایسا نہیں تھا

شروع کی کچھ اموات تو پراسرار حالات میں ہوئی ی تھیں اور لوگوں نے کسی آدم خور درندے یا بلا کے بارے میں سوچ کر پہاڑیوں کی طرف جانا چھوڑ دیا تھا اور اپنے پیاروں کی ہڈیاں دفنا کر رو دھو کر چپ ہو گ ئی ے۔

مگر ایک رات اچانک تمام غائی ب ہونے والوں کے گھروں میں بیک وقت دستک ہوئی ی اور ان کی آوازیں آئی ی مگر جیسے ہی دروازے کھلے ایک دل دہلانے والا منظر سامنے تھا

باہر کوئی ی زندہ انسان نہیں بلکہ دو دو انسانی ہاتھ تھے جنہیں دیکھ کر لگ رہا تھا جیسے ابھی ابھی کسی درندے نے کلائی یوں کے پاس سے نوچ کے پھینکے ہوں

مگر سب سے خوفناک انکے پیاروں کی آوازیں تھیں جو ان خون آلود پنجوں میں سے آرہی تھیں کہ انہیں بھوک لگی ہے کھانا دیا جائے

پوری وادی میں چیخ و پکار مچ گ ئی دروازے بند کردئی ے گ ئے مگر وہ پنجے برابر دستک دینے لگے جیسے ہی کسی اور گھر کا دروازہ حالات جاننے کیل ئی ے کھلتا وہ پنجے انگلیوں کے بل گھسٹتے ہوئے کھانا مانگتے ہوئے اس دروازے کی طرف لپکتے اور وہاں سے بھی چیخ مار کر دروازہ بند کردیا جاتا

ساری رات وادی کے مختلف گھروں پہ دستک ہوتی رہی اور لوگ ڈر کے مارے اپنے گھروں میں دبکے رہے جس گھر سے زیادہ چیخوں کی آواز آتی وہاں دستک بھی زور و شور سے شروع ہو جاتی۔

www.novelsclubb.com

صبح فجر کی اذان کے وقت دستک اچانک تھم گ ئی اور سکون ہو گیا مگر مائی یں پھر بھی اپنے بچوں کے منہ دبا کہ بیٹھی رہی کہ کہیں دوبارہ نہ شروع ہو جائے۔

دن چڑھے کچھ بہادر نوجوان ہمت کر کے گھروں سے اسلحہ وغیرہ لے کر نکلے مگر باہر مکمل سکوت تھاہاں مگر گلیوں میں خون کی لکیریں اور گوشت کے لو تھڑے بکھرے ہوئے تھے

کچھ دن لوگ ڈرے سہمے رہے اور شام کے بعد ضرورت کیل ئ ے بھی گھروں سے نکلنا ترک کر دیا مگر دوبارہ ایسا واقعہ نہیں ہوا

کچھ دن وادی میں سکون رہا اور لوگ تقریباً اس واقعے کو بھول ہی چکے تھے کہ ایک رات پھر سے وہی دستک اور بھوک لگی ہے گوشت دو پیاس لگی ہے خون دو کی آوازوں نے لوگوں کو سہادیا

اور وہی فجر تک ایسی آوازیں آتی رہی اور پھر سکوت چھا گیا مگر اس بار وادی کے

سردار کی جوان لڑکی غائب ہو گئی

سارا دن لوگ وادی میں اسے ڈھونڈتے رہے اور ناکام لوٹ آئے

سردار نے بھی تھک کر صبر کر لیا مگر ایک ہفتے بعد وہ اچانک گھر واپس آگئی

لیکن ایسی حالت میں کہ اسکے جسم پر جگہ جگہ کاٹنے کے نشان تھے اور پورا جسم اور

چہرہ نیلا ہو کر سوج گیا تھا

اسے ہسپتال لے جایا گیا مگر وہ نہ جانے کیسے وہاں سے غائب ہو کر واپس گھر پہنچ

گئی اور جب سب لوگ اسے ہسپتال میں ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر واپس آئے تو وہ

اپنے کمرے میں بیٹھی دروازے کی طرف پشت کیئے کچھ کھا رہی تھی

www.novelsclubb.com

اسکی ماں جلدی سے آگے بڑھی مگر اسے دیکھ کر تیورا کر وہیں گر کر بیہوش ہو گئی

جب اسکے باپ نے آگے بڑھ کر دیکھا تو اس کے بھی ہوش اڑ گئے۔

وہ اپنے بائیں ہاتھ کو بازو سے الگ کر کے نوچ نوچ کر کھا رہی تھی۔پورا چہرہ خون اور گوشت کے لوتھڑوں سے بھرا ہوا تھا

آنکھوں کے ڈیلے پورے سفید ہو چکے تھے

وہ باپ کی طرف دیکھ کر مسکرائی اور بھاری مردانہ آواز میں بولی بہت بھوک لگی ہے

اس نے باپ نے اپنے بیوی کو اٹھایا اور فوراً کمرے سے باہر بھاگا اور اپنے نوکروں کو اسے پکڑ کر باندھنے کا حکم دیا مگر جیسے ہی وہ لوگ ڈرتے ڈرتے آگے بڑھے وہ جانوروں کی طرح غرانے لگی اور رہات وہاں ہی پھینک کر جست لگا کر پلک جھپکتے میں وہاں سے باہر بھاگ گئی

www.novelsclubb.com

اس دن ان کمزور عقیدے کے لوگوں کو ایسا لگا کہ جیسے وادی پر بھوتوں نے قبضہ کر لیا ہے جو سب کو کھا جائیں گے اسلیے وہ گھروں میں دبک گئے

لڑکی کا ہاتھ اٹھا کر قبرستان میں کسی جگہ دبا دیا گیا مگر اس کے بعد بھی یہ حادثات مسلسل ہو رہے تھے

گلیاں اور بازار سنسان ہو گئے تھے مارکیٹیں ویران پڑی تھی نیوز چینل والوں کو کہیں سے یہ خبر مل گئی تھی تو ان لوگوں نے ان تینوں کو اس کی ڈاکو منٹری بنانے کے لئے اس وادی میں بھیجا تھا

وہاں آتے ہوئے تینوں کو یہ سب فلمی کہانی جیسا جھوٹ لگ رہا تھا مگر اب وہاں کی ویرانی اور ہولناکی دیکھ کر ان کے دل گھبرا رہے تھے تینوں اپنی اپنی جگہ بہادر بن کر دکھا رہے تھے مگر اندر سے تینوں ہی ڈرے ہوئے تھے وہ لوگ اس وادی کی مین مارکیٹ کے درمیان میں کھڑے تھے جہاں دو کانیں تو کھلی ہوئی تھیں مگر کوئی ذی نفس دکھائی نہیں دے رہا تھا چلو گاڑی چلاؤ اور کسی ہوٹل پہ پہنچو مجھے بھوک لگی ہے بالآخر ندا نے خاموشی کو توڑا اور ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے ہوئے صارم کو ٹھوکا دیا وہ ہڑبڑا کر جلدی سے گاڑی سٹارٹ کرنے لگا اتنے میں ندا نے پانی کی بوتل اٹھا کر پیچھے

بیٹھے عادل کو ماری جو منہ کھول کر اس سجائے خالی بازار کو دیکھ رہا تھا کیا تکلیف ہے تمہیں چھپکلی مجھے بوتل کیوں ماری وہ ندا کو گھور کر بولا منہ بند کر کے بھی باہر دیکھا جا سکتا ہے مینڈک کہیں کے وہ بھی دو بدو بولی ان دونوں کی نوک جھونک سے تینوں کا دھیان بٹ گیا صارم نے گاڑی سٹارٹ کی اور دور سے نظر آتے ہوٹل کے سائن بورڈ کی طرف چل پڑا

جلد ہی وہ لوگ ایک بہت بڑے ہوٹل کے سامنے پہنچے اور جلدی سے اپنا سامان اٹھا کر اندر چل دیئے ہوٹل میں بھی خاموشی اور ویرانی چھائی ہوئی تھی

تھوڑی دیر ادھر ادھر کا جائزہ لینے کے بعد ندا بولی بھوک کے مارے میرے پیٹ میں چوہے دوڑ رہے ہیں مگر یہاں تو کوئی نظر ہی نہیں آ رہا ندا خالی لاؤنج کو گھورتے ہوئے بولی

صارم نے آگے بڑھ کر ریسیپشن پر لگی ہوئی گھنٹی بجائی اور انتظار کرنے لگے

www.novelsclubb.com

گھنٹی تو وہ لوگ ریسیپشن پر بجا رہے تھے مگر ایسا لگ رہا تھا کہ گھنٹی کی آواز کہیں دور سے آرہی ہے

صارم ایک دفعہ گھنٹی بجا کر پیچھے ہٹ گیا مگر عادل آگے بڑھ کر بار بار گھنٹی بجانے لگا

صارم نے اسے گھور کر دیکھا مگر وہ اسکی گھوریوں کو نظرانداز کر کے بار بار گھنٹی بجانے لگا اتنے میں بائیں طرف والی راہداری سے ایک خوفناک سی شکل کا آدمی نمودار ہوا اس کے کالے رنگ اور لال آنکھیں دیکھ کر ندا نے خوف سے جھرجھری لی

صارم نے آگے بڑھ کر اسے اپنا تعارف کروایا تو عادل جو اس آدمی کو غور سے دیکھ رہا تھا اس نے محسوس کیا جیسے نیوز چینل کا سن کر ایک پل کو وہ آدمی چونکا ہو مگر پھر نارمل ہو گیا

صارم نے احتیاطاً تین سنگل بیڈ والا ایک ہی بڑا ہال کمرہ بک کروایا تھا تاکہ وہ لوگ ایک ساتھ رہ سکیں۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

صارم کے کرائے کے بارے میں کچھ پوچھنے سے پہلے ہی وہ آدمی ذو معنی انداز میں ندا کی طرف گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا

کرایہ رہنے دو اگر زندہ رہے تو ایک ساتھ ہی جاتے ہوئے دے دینا اس کی اس بات پر تینوں نے حیران ہو کر اسے گھور کر دیکھا جس پر وہ گڑ بڑا کے بولا میرا مطلب ہے کہ یہاں حالات بہت خراب ہیں ویسے بھی ہوٹل خالی پڑا ہوا ہے آپ لوگ آرام سے رہیں اور بلا ضرورت اپنے کمرے سے نہ نکلیں

کمرے میں انٹر کام لگا ہوا ہے کھانے کے لیے انٹر کام سے تین کا بٹن دبائیں اور کچن میں کال کر کے کھانا منگوا لینا یہ کہہ کر وہ تیزی سے جدھر سے آیا تھا ادھر ہی واپس چلا گیا

www.novelsclubb.com

یہ آدمی کچھ عجیب نہیں تھا؟

عادل نے اس کے جانے کے بعد اس کی پشت کو گھور کر دیکھا پتا نہیں یہاں پر کس طرح کے حالات ہیں اور یہ سب کیسا چل رہا ہے ابھی تو باہر نکلیں گے تو پتہ چلے گا فی الحال چلو کمرے میں چلتے ہیں

وہ لوگ ایک بڑے ہال نما کمرے میں پہنچے جہاں پر تین بیڈ ایک ترتیب سے لگے ہوئے تھے تینوں نے اپنا سامان پھینکا اور صوفوں پر جوتوں سمیت چڑھ کے بیٹھ گئے

ندا کے کہنے پر عادل نے آگے بڑھ کر انٹرکام پر کھانے کا آرڈر دیا اور خود کھڑکی پر جا کر کھڑا ہو گیا گلیاں اور بازار سنسان پڑے تھے اور گلیوں میں جا بجا خون اور گوشت کے نشان کو دور سے ہی نظر آ رہے تھے

گائز! ادھر آؤ کچھ دکھاؤں عادل جوش سے چلایا وہ دونوں جلدی سے اٹھ کر عادل کے پاس آئے اور جدھر وہ انگلی سے اشارہ کر رہا تھا وہاں دیکھنے لگے

ندا نے جلدی سے اپنے بیگ میں سے انسٹینٹ فوٹو کیمرا نکالا جس سے تصویر فوری پرنٹ ہو کے نکل آتی ہے اور چھت پر بیٹھی اس لمبے بالوں والی لڑکی پر فوکس کرنے لگی گی جو ان کی طرف پشت کر کے بیٹھی کچھ کر رہی تھی

ندا نے جھٹ سے اس کی تصویر بنالی مگر جیسے ہی پرنٹ باہر نکلا وہ ہکلا کر پیچھے کی طرف گر گ ئی

#خونی_پنجے

#رائٹر_سونیا حسن

#قسط 2

www.novelsclubb.com

کیونکہ تصویر میں بہت خوفناک شکل کی لڑکی کا چہرہ نظر آرہا تھا جو سفید ڈیلوں بکھرے بالوں اور خون آلود چہرے کے ساتھ اپنے خون سے سنے ہوئے ہاتھوں کو

چاٹتے ہوئے کیمرے کی طرف دیکھ کر مسکرا رہی تھی جبکہ حقیقت میں وہ لڑکی ابھی تک ان کی طرف پشت کر کے بیٹھی تھی

یہاں آنے سے پہلے تینوں یہاں کے حالات جان کر بہت ہنسے تھے کیونکہ ان کا خیال تھا کہ یہ سب حکومت کی توجہ حاصل کرنے کے لیے افواہیں اُڑائی جا رہی ہیں مگر یہاں آکر حالات کی سنگینی کا احساس ہو رہا تھا

ندا کے ایک دم پیچھے گرنے پر عادل اور صارم جلدی سے اس کی طرف بڑھے اور گرنے کا سبب پوچھا جس پر ندا نے خاموشی سے تصویر ان کی طرف بڑھا دی اور ہکلاتے ہوئے بولی یہ تو زومبی ہے

تصویر کو دیکھ کر ان دونوں کی بھی سٹی گم ہو گئی کیونکہ لڑکی ایک بار بھی ان کی طرف پلٹی نہیں تھی پھر کیمرے میں اسکا چہرہ کیسے آگیا اور اسکی جتاتی ہوئی سی نظریں

www.novelsclubb.com

جیسے وہ ان کی یہاں موجودگی اور کیمرے کے بارے میں بھی جانتی ہو اتنے میں دروازے پر دستک ہوئی اور تینوں اپنی اپنی جگہ پر اچھل پڑے پھر صارم نے ہی ہمت کر کے پوچھا کہ کون ہے تو ویٹر کی آواز سن کر ان سب کی جان میں جان آئی ی

ویٹر کھانا رکھ کے جانے لگا تو صارم نے اسے روکا اور اپنا تعارف کروا کے یہاں کے حالات جاننے کے لیے اس کی مدد طلب کی

ویٹر پہلے تو خاموش رہا پھر بولا سر آپ لوگ کھانا کھا لیں اگر چائے پینی ہوئی تو بتائیے گا میں بنا کر لے آؤں گا پھر سارے حالات بتاوں گا

ندا کی تو ڈر کے مارے بھوک ہی اڑ گ ئی تھی مگر ان دونوں کے اصرار پر اس نے بھی تھوڑا سا کھانا کھا لیا اور چائے کے لیے کال کر کے خاموشی سے بیٹھ گئے

وہ لوگ دن ڈھلے یہاں پہنچے تھے اور اب شام کی اذان کا وقت ہو گیا تھا مگر گلیاں بازار اور عبادت گاہیں تک ویران پڑی تھی چائے آنے کے بعد تینوں ہمہ تن گوش ہو کر بیٹھ گئے اور ویٹر کے بولنے کا انتظار کرنے لگے ویٹر نے بھی پہلے وہی کہانی دہرائی جو وہ جانتے تھے صارم نے اسے بتایا کہ اتنی کہانی وہ جانتے ہیں اور اس کے آگے کے حالات جاننا چاہتے ہیں

ویٹر گلہ کھنگار کر بولا

سردار کی لڑکی کے غائب ہونے کے بعد خونی پنجوں کا سلسلہ چل پڑا ہر چوتھے دن ایک نوجوان لڑکی غائب ہو جاتی ہے اور اگلے دن کٹے پھٹے نیلے سوجے ہوئے چہرے اور بدن کے ساتھ واپس آتی ہے اور اپنا گوشت نوچ نوچ کر کھانے لگتی ہے اور اگلے دن ہمیشہ کیلیے غائب ہو جاتی ہے اور ہاں اب تک جتنے بھی لوگ غائب ہوئے ہیں وہ سب نوجوان لڑکیاں ہی تھی یعنی کہ وہ پنجے صرف نوجوان

www.novelsclubb.com

لڑکی کو ہی لینے آتے ہیں اور صرف اس گھر پر دستک دیتے ہیں جس گھر سے لڑکی غائب ہونی ہوتی ہے اور ہوتا بھی یہی ہے

سننے میں آیا ہے کہ جیسے ہی وہ خونی ہاتھ دستک دیتے ہیں لڑکی کی آنکھوں کا رنگ بدل جاتا ہے پتلیاں سفید ہو جاتی ہیں اور وہ مجھے بلا رہے ہیں مجھے جانا ہو گا کہتے ہوئے زبردستی اپنے آپ کو چھڑا کے باہر بھاگتی ہے اور غائب ہو جاتی ہے

اور دوسرے دن اس کا بغیر ہاتھوں کے ڈھانچہ بھی پہاڑیوں میں ملتا ہے پھر کچھ دن سکون رہتا ہے اور دوبارہ سے وہی سب شروع ہو جاتا ہے کچھ لوگوں نے یہاں سے بھاگنے کی کوشش کی کہ وہ کہیں اور چلے جائیں مگر ان کی گاڑیوں کے حادثے ہو جاتے اور وہ یا تو مر جاتے ہیں یا پھر معذور ہو کر واپس آجاتے ہیں

www.novelsclubb.com

اتنا بتا کے ویٹر خاموش ہوا تو صارم بولا یہ سب کتنے عرصے سے چل رہا ہے اور اس سب کی کوئی وجہ تو ہو گی کیا یہاں کچھ غیر معمولی ہوا تھا جو ایسے حالات بن گئے

نہیں تو ایسا تو کچھ خاص نہیں ہوا ویٹر سوچتے ہوئے بولا ہاں مگر کچھ عرصہ پہلے یہاں انڈیا سے کچھ پنڈت آئے تھے جو بعد ازاں یہاں ہی رہ گئے

پہلے پہل انہوں نے ہندوؤں کو مسلمانوں سے میل جول رکھنے سے منع کیا یہ کہہ کہ یہ ان کے دھرم کے خلاف ہے اور ان کے بھگوان بر امان جائیں گے وہ ان شودروں یعنی مسلمانوں سے تعلق ختم کردیں ورنہ ان پر عذاب آئے گا مگر ان کی بات کسی نے نہیں سنی

بھلا وہ کل کے آئے پنڈتوں کے کہنے پر اپنے صدیوں پرانے میل جول کیسے ختم کر دیتے وہ بھی بنا کسی وجہ کے

غصے میں آکر وہ ہندو پنڈت پہاڑی غاروں میں چلے گئے اور وہاں ہی کسی غار میں مندر بنا کر رہنے لگے اور پھر کچھ دن کے بعد یہ سب شروع ہو گیا کچھ توہم پرست ہندوؤں نے یہ سوچا کہ شاید ان کی کسی دیوی ماں کا عذاب آیا ہے

وہ لوگ پہاڑوں میں ان پنڈتوں سے معافی مانگنے گ ۓ مگر وہاں انہیں کوئی غار نہیں ملا اور وہ پہاڑوں میں ان پنڈتوں کو آوازیں دے دے کر ناکام ہو کر لوٹ آئے

ہم تو یہ سب ان ہندو پنڈتوں کا کیا دھرا ہے صارم پر سوچ نظروں سے بولا ایک بات سمجھ نہیں آئی ہندو تو ہوتے ہی بد عقیدہ ہیں لیکن مسلمانوں کو کیا ہوا انہوں نے مسجدیں کیوں ویران کر دی؟ ان کے ایمان اتنے کمزور تھے؟ کیا وہ نہیں جانتے کہ قرآن کریم میں ہر جادو کا توڑ ہے

سر ڈر ہر چیز پر حاوی ہو کر عقل سلب کر دیتا ہے یہ سب سیدھے سادے لوگ ہیں دھوکے فریب سے دور تو اسطرح کی آفت پہ وہ گھبرا کے سب دین دھرم بھول گ ۓ اور ڈر باقی رہ گیا ویٹر نے جواب دیا

ہاں صحیح کہہ رہے ہو مگر اب ہمیں کچھ تو کرنا ہو گا سب سے پہلے تو ہمیں وادی میں جگہ جگہ کیمرے لگانے ہوں گے اور دیکھنا ہو گا کہ وہ خونی ہاتھ کہاں سے آتے ہیں

www.novelsclubb.com

اور کدھر جاتے ہیں کیا تم ہمیں وادی کے داخلی اور خارجی راستوں تک رہنمائی کر سکتے ہو تاکہ ہم وہاں پر کیمرے لگا سکیں

ہاں سر کل دن گیارہ بجے کے میں آجاؤں گا ناشتہ کرنے کے بعد میں آپ لوگوں کو لے چلوں گا آج رات آپ لوگ آرام سے سوئے اور رات کے وقت کمرے کا دروازہ نہیں کھول ئی ے گا نہ کھڑکی کھول ئی ے گا کچھ بھی ہو جائے نہ باہر نکل ئی ے گا یہ کہہ کر ویٹر برتن اٹھا کے چلا گیا

وہ لوگ خاموشی سے بیٹھ کر سوچوں میں ڈوبے رہے

رات سکون سے گزر گئی پہلے پہل تو وہ ڈرتے رہے مگر آدھی رات تک جب کچھ بھی نہ ہوا تو وہ لوگ آرام سے سو گئے اور دن چڑھے تک سوتے رہے اگلی صبح 11 بجے سے پہلے ویٹر ان کے لئے ناشتہ لے کر آگیا ناشتہ کرنے کے بعد ان سب نے اپنا اپنا ضروری سامان اٹھایا اور ویٹر کے ساتھ چل پڑے

دن کا وقت تھا مگر خاموشی ایسے چھائی ی تھی جیسے یہاں پر کوئی ذی روح نہیں رہت گلیوں میں سے گزرتے ہوئے کسی بچے کے رونے کی ہلکی سی آواز آتی تھی تو فوراً اس آواز کا گلا گھونٹ دیا جاتا تھا سارا دن لگا کر انہوں نے وادی کے سارے داخلی اور خارجی راستوں پر کیمرے لگا دیے تھے اور تھک ہار کر واپس ہوٹل آ کر بیٹھ گئے تھے رات کے کھانے کے بعد وہ لوگ تھوڑی دیر باتیں کرتے رہے اور پھر سونے کے لئے لیٹ گئے مگر جیسے ہی رات کا اندھیرا پھیلا گلیوں بازاروں میں چیخنے چلانے کی آوازیں آنے لگیں ایسے لگ رہا تھا جیسے بہت سارے لوگ مل کر دہائی دے رہی ہوں بھوک لگی ہے گوشت دو پیاس لگی ہے خون دو

ڈر کے مارے وہ تینوں بھی اپنے بستروں میں دبک گئے کسی کی ہمت نہیں ہوئی کہ اٹھ کر کھڑکی پر جا کر ہی دیکھ لیتا صبح پانچ بجے تک یہی چلتا رہا اور پھر ایک دم ساری آوازیں آنا بند ہو گئیں اور اتنا سکون سکوت چھا گیا کے سوئی بھی گرے تو اس کی بھی آواز آئے

www.novelsclubb.com

اگلے دن ویٹر کے آنے پر ہی ان لوگوں نے کمرے کا دروازہ کھولا

کیا آج بھی کوئی ی لڑکی غائب ہوئی ی ہے ندا ویٹر سے مخاطب ہوئی ی

ضرور ہوئی ی ہو گی میڈم مگر پچھلے چھ ماہ سے اتنی لڑکیاں غائب ہوئی ی ہیں کہ اب تو لوگ دن میں بھی یہ جاننے باہر نہیں نکلتے کہ کس کی لڑکی گ ئی

ندا کا تو گلا خشک ہو گیا تھا سن کر

وہ سب ناشتہ زہر مار کر کے ہوٹل سے باہر آئے ویٹر آج بھی ان کے ساتھ تھا سب نے ساتھ مل کے کیمرے اتارے اور واپس ہوٹل آ کر لیپ ٹاپ پہ ریکارڈنگ چیک کرنے لگے دن کی ریکارڈنگ تو خالی تھی مگر رات کی ریکارڈنگ دیکھنے والی تھی

www.novelsclubb.com

دور سے ایسا لگ رہا تھا جیسے شمالی پہاڑ والی سائیڈ سے کوئی کیڑے مکوڑوں کی فوج چلی آ رہی ہوں مگر نزدیک آنے پر پتہ چلا وہ بہت سارے ہاتھ تھے پنجوں سے کٹے

ہوئے خون آلود ہاتھ جو اپنی انگلیوں کے بل چلتے ہوئے آرہے تھے اور جیسے ہی وہ ہاتھ آبادی میں داخل ہوئے عجیب ساشور مچ گیا اور اس کے آگے کیمرے بند ہو گ ئے

اب یہ تو طے ہو گیا تھا کہ جو کچھ بھی ہے وہ شمالی پہاڑی والی سائیڈ پے ہے اب سوچنا یہ تھا کہ ان کا اگلا لائحہ عمل کیا ہونا چاہیے تینوں نے اگلے دن پہاڑوں میں جانے کا فیصلہ کیا اگلے دن وہ لوگ ویٹر کو لے کے شمالی پہاڑ والی سائیڈ پر چلے گئے راستے میں جگہ جگہ تازہ خون اور گوشت کے لو تھڑے نظر آرہے تھے جن سے بچ کر وہ لوگ اپنی ناک پر رومال رکھے پہاڑوں کی طرف داخل ہوئے اور وہاں سارا دن مارے مارے پھرتے رہے لیکن کہیں سے بھی کوئی سراغ ہاتھ نہیں لگا تھک کر ہوٹل واپس آگئے ویٹر کے کہنے کے مطابق اب اگلی دفعہ ان پنجوں نے تین دن کے بعد آنا تھا سو دو دن انھوں نے ہوٹل میں بیٹھ کر چینل والوں سے رابطے کی کوشش میں

www.novelsclubb.com

گزارے اور آخر کار ویڈیو ای میل کرنے میں کامیاب ہوئے اور سارے حالات بھی لکھ بھیجے

تیسرے دن کی صبح انھوں نے شمالی پہاڑوں میں جا کے ساری وادی میں جگہ جگہ خفیہ کیمرے لگا دیے ساتھ ساتھ اپنے دل میں قرآنی آیات کا ورد بھی کرتے رہے کیونکہ وہ جانتے تھے یہ جو کچھ بھی ہے یہ کالا جادو ہے اور کچھ بھی نہیں

اس رات پھر سے وہی شور شرابہ جاری رہا اور وہ لوگ اپنے کمرے میں پڑے سنتے رہے

اگلے دن جب وہ لوگ کیمرے لینے گئے تو وہاں کیمروں کی جگہ پہ ان کے ٹوٹے ہوئے ٹکڑے پڑے تھے

تمام کے تمام کیمرے توڑ دیئے گئے تھے اور یہ کسی غیر انسانی مخلوق کا کام تو بالکل بھی نہیں تھا

www.novelsclubb.com

#خونی_پنجے

#رائٹر_سونیا حسن

قسط#3

وہ لوگ بڑی مشکل سے جگہ جگہ بکھرے ہوئے ٹکڑوں میں سے کیمروں کے میموری کارڈ ڈھونڈھ پائے اور ہوٹل واپس آگ ئے

لگتا ہے کہ وہ لوگ ہمارے بارے میں جان گ ئے ہیں مگر حیرت کی بات یہ ہے کہ انہوں نے ہمیں کچھ کہا کیوں نہیں

عادل لیپ ٹاپ آن کرتے ہوئے بولا

www.novelsclubb.com

شاید وہ لوگ ہماری طرف سے خطرہ محسوس نہ کر رہے ہوں ندا بولی

نہیں اگر خطرہ محسوس نہ کرتے تو کیمرے نہ توڑتے بات کچھ اور ہے صارم نے میموری کارڈ لگا کر ویڈیو پلے کرتے ہوئے جواب دیا

سارے میموری کارڈز کی ویڈیوز لیپ ٹاپ میں سیو کر کے چلانے پر انہیں کافی کچھ دیکھنے کو ملا تھا صارم نے اپنے چینل کے مالک سے رابطہ کر کے اس کو کسی اچھے عالم دین کو ڈھونڈنے کا بولا جو کالے جادو کا توڑ کر سکیں

انہوں نے ان سے دو دن کا وقت مانگا ویسے بھی ابھی دوبارہ ان خونی ہاتھوں کے آنے میں دو تین دن باقی تھے اس لئے وہ لوگ آرام سے ہوٹل کے کمرے میں بیٹھے رہے تیسرے دن کی شام ان کے ہوٹل کے سامنے بہت سی گاڑیاں آ کے رکی جن میں کچھ پولیس کی کچھ میڈیا والوں کی اور کچھ ان کے اپنے چینل والوں کی تھیں چینل کا مالک اپنے ساتھ ایک روحانی علم کے ماہر بابا جی کو لے کر آیا تھا جن کے ماتھے کا محراب اور چہرے کا نور بتا رہا تھا کہ وہ سچ مچ کے عالم ہیں

www.novelsclubb.com

انہوں نے صارم کی زبانی سارے حالات جانے اور ویڈیوز بھی دیکھیں پھر وہ پورے ہوٹل میں پڑھ کر پھونک آئے

رات سب لوگ آرام سے اپنے اپنے کمروں میں سوئے اور اگلی صبح پہاڑوں میں جانے کے لیے تیار ہو گئے پیر صاحب اپنے دو مریدوں کے ساتھ صارم اور عادل کو ساتھ لے کر وہاں گئے جس جگہ انہوں نے ویڈیو میں بڑا سا تکون پتھر اپنی جگہ سے کھسکتے اور اندر سے تین ساد ھوؤ ں کو نکلتے اور بعد ازاں لڑکی کو پکڑ کر اندر لیجاتے دیکھا تھا

پولیس والے دور سے پوزیشن لے کر کھڑے رہے اور سید صاحب پہاڑیوں میں پھر کر زیر لب کچھ پڑھتے رہے اور اس پتھر پر نشان لگا دیا

ہوٹل واپس آ کر سب نے اپنی اپنی تیاریاں کی۔ پیر صاحب نے سب کو تعویز بنا کر دی ئے تا کہ وہ سب ان پنڈتوں کے جادو ٹونے سے محفوظ رہیں

www.novelsclubb.com

شام ڈھلتے ہی سب دھڑکتے دلوں کے ساتھ دوبارہ پہاڑوں کی طرف چل دی ئے پولیس والوں کو ہدایت کر دی گ ئی تھی کہ وہ لوگ کسی قسم کی مداخلت نہ کریں

عادل اور صارم بھی دوسرے صحافیوں کے ساتھ اپنی اپنی جگہ پہ کیمرے لگا کے بیٹھ گ ئے تھے صرف بابا جی میدان میں رہ گ ئے جو ایک طرف جائے نماز بچھا کے پڑھائی ی کرنے لگے

جیسے جیسے رات ڈھل رہی تھی سب کے دل ان کے کانوں میں دھڑکتے سنائی ی دے رہے تھے اور پھر اچانک پتھر کی گڑ گڑاہٹ ہوئی ی اور تین ننگ دھڑ نگ لمبے بالوں والے بدھی ئی ت سادھو زیر زمین غار سے باہر آئے اور چھوٹے سے گڑھے میں آگ جلا کر اس کے کنارے خون کے چراغ جلا کر اونچی آواز میں منتر پڑھنے لگے

تھوڑی دیر منتر پڑھنے کے بعد انہیں کسی گڑبڑ کا احساس ہوا یکا یک وہ لوگ اٹھ کر کھڑے ہو گ ئے اور ادھر اُدھر دیکھنے لگے

اتنے میں بابا جی کی آواز آئی ی

www.novelsclubb.com

کسے ڈھونڈھ رہے ہو؟

تمہارے وہ شیطانی پنجے اب نہیں آئیں گے

اوہ تو یہ تم ہو مولوی۔ ہمارے راستے میں آنے کا انجام جانتے ہو نا

ان میں سے ایک شیطان استہزایہ ہنسی ہنستے ہوئے بولا

اپنے چیلوں کو تو تم بلا نہیں پا رہے میرا کیا بگاڑو گے۔ باباجی نے بھی اسی کے انداز میں مسکرا کے جواب دیا جس پر ان تینوں کے چہرے غصے سے اور بھی مسخ ہو گئے اور وہ تینوں آگ کے گرد بیٹھ کر اونچی آواز میں منتر پڑھنے لگے ساتھ ساتھ چراغوں میں سے خون میں انگلیاں ڈبو کر آگ میں چھڑکتے جس سے آگ اور بھڑک اٹھتی۔

www.novelsclubb.com

باباجی اطمینان سے بیٹھ کر ان کی کاروائی دیکھ رہے تھے کہ وادی کی طرف سے کوئی لڑکی آتی دکھائی دی جسے دیکھ کر سب اپنی اپنی جگہ پر ہل گئے

وہ ندا تھی جو جھوم جھوم کر چل رہی تھی اور اسکے پیچھے پولیس والے اسے پکڑ کر روکنے کی کوشش کر رہے تھے مگر وہ نہ جانے کیسے اتنی طاقتور ہو گئی تھی کہ اس نے ان سب کو دھکا دیا اور بھاگ کر اسی غار میں اتر گئی جہاں سے پنڈت باہر نکلے تھے

اسے دیکھ کر پنڈت خباثت سے مسکرائے اور بولے

لو مولوی ہمارا شکار تو خود چل کے آگیا

اتنا کہہ کر تینوں برق رفتاری سے غار کی طرف بھاگے مگر اتنے میں بجلی سی کوندی اور تینوں دور جا کر گرے

باباجی نے آگے بڑھ کر دم کیا ہوا پانی ان پر چھڑک دیا جس سے وہ زور زور سے چلانے لگے پانی نے ان کی جلد کو جگہ جگہ سے تیزاب کی طرح جلا دیا تھا اور ان کی چراند دور تک پھیل گئی

وہ تینوں ساری اکڑ بھول کر چیخنے چلانے لگے

بابا جی ہمیں معاف کر دو ہم سے بھول ہو گئی ہم تو بس ان خونی پنجوں کو بلانے اور غائب کرنے کا عمل جانتے ہیں باقی تمام لڑکیوں کی عزت خراب کر کے انہیں جادو کیا ہوا مردوں کا گوشت کھلا کر زہریلی بڑے پنڈت بناتے ہیں اور وہ دونوں نیچے تہہ خانے میں ہیں

بابا جی نے پولیس والوں کو انہیں حراست میں لینے کا اشارہ کیا اور خود تہہ خانے میں اتر گئے جہاں جگہ جگہ انسانی گوشت اور انتڑیاں بکھری ہوئی تھیں اور نا قابل برداشت بو پھیلی ہوئی تھی شاید یہ سب مردار خور تھے

بابا جی بے دھڑک نچلے تہہ خانے کی سیڑھیاں اتر گئے جہاں سے کسی کے ہنسنے کی آواز آرہی تھی۔

خونی پنجے

رائی ٹر سونیا حسن#

قسط#4لاسٹ

بابا جی منہ میں کچھ پڑھتے ہوئے جلدی سے اس کمرے میں پہنچے جو ایک بہت بڑا ہال نما کمرہ تھا اور جسکی ساری دیواریں کالے رنگ کی تھیں

سامنے کی دیوار کے پاس دیو ہیکل کالی کا بت نصب تھا

جس کے پاؤں کے آگے قربان گاہ بنائی گئی تھی جو خون سے بھری ہوئی تھی اور پورے ہال میں گندگی اور خون کی بدبو پھیلی ہوئی تھی

بابا جی نے جلدی جلدی میں کچھ پڑھ کر بت کی طرف پھونکا تو بت سے چیخنے چلانے کی آوازیں آنے لگیں ایسے لگ رہا تھا جیسے کئی بدروحیں مل کر بین کر رہی ہوں

بابا جی ندا کے ہنسنے اور پنڈتوں کے اشلوک پڑھنے کی آوازوں کی سمت کا اندازہ کر کے آگے بڑھے اور بت کے پاؤں کے پاس بنا ہوا خفیہ لیور کھینچ دیا

www.novelsclubb.com

گڑ گڑاہٹ کی آواز ابھری اور بت کے پیچھے چوکور ساخانہ بن گیا جہاں سے تہ خانے کی سیڑھیاں نظر آنے لگ گئی

بابا جی بے دھڑک سیڑھیاں اتر گئی ے

جب کہ تینوں پنڈت جو گڑ گڑاہٹ کی آواز سن کر منتر چھوڑ سیڑھیوں کی طرف متوجہ ہوئے تھے گھبرا کر جلدی سے اپنی اپنی جگہ سے کھڑے ہو گئے

وہ اتنی جلدی بابا جی کے اندر پہنچنے کی امید نہیں کر رہے تھے

ندا اپنی جگہ پر آرام سے بیٹھی ابھی تک ہنس رہی تھی اس کے آگے آگ کا الاؤ جل رہا تھا اور اس کے قریب ایک لمبا سا بڑے پھل کا چاقو پڑا ہوا تھا جسے وہ اٹھا کر اس کی دھار پہ ہاتھ پھیر رہی تھی

www.novelsclubb.com

بابا جی کو دیکھ کر تینوں پنڈت بوکھلا گئے اور اونچی آواز میں کوئی منتر پڑھنے لگے

جب کہ باباجی اپنی پڑھائی مکمل کر کے اب اطمینان سے کھڑے ہو کر مسکراتی نظروں سے ان کی گھبرائی ی ہوئی شکلیں دیکھ رہے تھے

وہ لوگ منتر پڑھنے کے ساتھ اپنے ہاتھوں کو گول گول دائی رے کی شکل میں گھما رہے تھے جہاں سے کالا دھواں نکل نکل کر باباجی کے ارد گرد پھیلنے لگا

مگر وہ مطم ئی ن سے کھڑے ندا کی طرف دیکھ رہے تھے جو کہ ان سب سے بے نیاز چاقو کی دھار پر ہاتھ پھیر رہی تھی

جیسے ہی باباجی نے ندا کی طرف قدم بڑھائے تو ان میں سے ایک پنڈت گرجا

! وہیں رک جاؤ مولوی

www.novelsclubb.com

ہمارے کام میں دخل اندازی مت کرو ورنہ انجام اچھا نہیں ہو گا

یہ کہہ کر اس نے اپنی مٹھی باباجی کی طرف کر کے کھولی تو اس کی انگلیوں سے بجلی نکل کر باباجی کی طرف لپکی مگر دھوئی یں کے مر غولے سے ٹکرا کر بجھ گ ئی

جب کہ باباجی اطمینان سے کھڑے ہو کے اس دھوئیں کو ملاحظہ کر رہے تھے

ان کا اطمینان دیکھ کر ایک پل کے لئے تو اس پنڈت کے چہرے پر گھبراہٹ آئی مگر

دوسرے پل وہ بڑے غرور سے زمین پر پاؤں مار کر بولا

شانگلی چڑیل اس مورکھ کو جلا کر بھسم کر دے

زمین پھٹی اور اندر سے چاروں ہاتھوں پاؤں پر چلتی ہوئی ی گھناؤنی سی عورت باہر

نکلی جس کے ٹھوڑی تک لمبے دانتوں پر سے رال ٹپک رہی تھی

سر پر گنتی کے چار لمبے بال چہرہ بغیر گوشت کے اور مڑے ہوئے ہاتھ پاؤں کے

ساتھ اچھلتی ہوئی ی باباجی کی طرف لپکی

مگر اچانک جیسے کسی نادیدہ دیوار سے ٹکرا کر اچھل کر دور جا گری اور بھیانک آواز میں

چلاتی ہوئی ی دوبارہ سے بھاگی مگر اس بار اسے اس کالے دھویں سے زور کا کرنٹ

لگا جو باباجی سے ایک فاصلے پر ارد گرد گھوم رہا تھا اور آگے نہیں بڑھ پا رہا تھا

www.novelsclubb.com

اتنے میں کہیں سے بہت سے کالی بلیاں وارد ہوئی ی اور چڑیل کے ساتھ مل کر دھویں کی طرف بڑھی

دھواں بھی اب سمٹ کر ایک جگہ ہیولے کی شکل میں جمع ہو گیا تھا

اب کا منظر اور بھی دل دہلانے والا تھا بلیاں بڑھتے بڑھتے کتوں کے سائی زکی ہو گ ئی تھیں اور ان کے دانت بھی کتوں کی طرح بڑھ کے باہر نکل آئے تھے

دیکھتے ہی دیکھتے سب بھیانک آوازیں نکالتے ہوئے آپس میں لڑنے لگے

پنڈت حیرت سے اپنے چیلوں کو دیکھ رہے تھے جو آپس میں ہی لڑ لڑ کے ختم ہو رہے تھے جبکہ باباجی ابھی بھی اطمینان سے کھڑے متبسم نظروں سے ان پنڈتوں کی طرف دیکھ رہے تھے جن کا دھیان ان سے ہٹ گیا تھا

انہوں نے آگے بڑھ کر ندا کے ماتھے پر اپنا دائیں ہاتھ کا انگوٹھا رکھا اور زیر لب کچھ پڑھنے لگے

www.novelsclubb.com

پھر تو جیسے طوفان ہی آگیا طرح طرح کے کیڑے مکوڑے زمین سے نکل کر پنڈتوں کی طرف بڑھنے لگے

اتنا شور تھا کہ کان پڑی آوازیں سنائی ی نہیں دے رہی تھیں۔

ندا بیہوش ہو چکی تھی۔پنڈتوں نے جب دیکھا کہ انکا عمل خراب ہو گیا ہے اور انکا ہر وار الٹا پڑ گیا ہے اور اب ان کیڑے مکوڑوں سے ان کی موت یقینی ہے تو بوکھلا ہٹ میں ہتھیار اٹھا کر بابا جی کی طرف لپکے

ہم ہار نہیں مانیں گے مولوی۔ہم تمہیں زندہ نہیں چھوڑیں گے تم نے ہمارے کی ئے کرائے پر پانی پھیر دیا

اتنا کہہ کر جیسے ہی ان میں سے ایک نے چاقو والا ہاتھ بابا جی پر اٹھایا تہ خانے کی دیواریں گولیوں کی گونج سے لرز اٹھیں

www.novelsclubb.com

پولیس اہلکار تہ خانے کی سیڑھیوں پر کھڑے اندھا دھند گولیاں برسا کر ان پنڈتوں کو چھلنی کر چکے تھے اور سارے کیڑے مکوڑے بھاگ کر ان کی لاشوں کو نوچنے کیلئے ان پر چڑھ دوڑے تھے

ایک بہادر اہلکار نے نیچے اتر کر بیہوش ندا کو اٹھایا اور باہر دوڑ لگا دی

باقی سب بھی جلدی سے باہر نکل آئے

اندر سے ابھی بھی بھیانک آوازیں آ رہی تھیں

بابا جی کی ہدایت پر پولیس اہلکاروں نے ہی تہ خانے میں تیل کے ڈرم لڑھکا کر فائر کر دی ئے جس کے بعد اندر سے دھماکوں کی آوازوں کے ساتھ پوری پہاڑی وادی لرزنے لگی

www.novelsclubb.com

سب لوگ جلدی وہاں سے آبادی کی طرف روانہ ہو گ ئے

اگلے دن تک سب کچھ ٹھیک ہو چکا تھا

جن کی بچیاں ان شیطانوں کا شکار ہو چکی تھیں ان کا نقصان تو پورا نہیں ہو سکتا تھا

مگر اب وادی والوں نے آئی ندہ کسی بھی اجنبی کو وادی میں پناہ دینے سے توبہ کر لی تھی

ندا کو اپنی گمشدگی کا کچھ یاد نہیں تھا اور نہ کسی نے اسے کچھ بتایا

وہ تینوں بھی اپنے چینل کے مالک کے ساتھ واپس اپنے شہر پہنچ گ ئے تھے اور اب گھروں میں بیٹھ کر چھٹیاں مناتے ہوئے اگلے کسی ایڈونچر کے بارے میں سوچ رہے تھے۔

ایک رات کسی احساس کے تحت ندا کی اچانک آنکھ کھل گ ئی دیکھا تو اس کے پاؤں کی طرف کوئی ی کالے لباس والی عورت سر جھکائے بیٹھی تھی

کون ہو تم؟

ندا کے درشتی سے پوچھنے پر اس نے اپنا جھکا ہوا سر اٹھایا تو اسکی شکل دیکھ کر ندا کے رونگھٹے کھڑے ہو گ ئے

لمبوترے چہرے پر جھریاں پڑی ہوئی ی تھیں ایک آنکھ کا ڈیلا باہر لٹک رہا تھا کان لٹک کر کندھوں پر جھول رہے تھے اور وہ اپنی سانپ جیسی زبان باہر لہرا کر ندا کی طرف دیکھ کر ہنس دی

ندا نے بے اختیار چیخنا شروع کر دیا اور جب تک اسکے گھر والے آئے وہ چلا چلا کر بیہوش ہو چکی تھی

اسکی ماما نے جلدی سے اسکے منہ پر پانی کے چھینٹے مارے اور جیسے ہی وہ ہوش میں آئی ی

www.novelsclubb.com

اس سے چلانے کی وجہ پوچھی تو جیسے ہی وہ بتانے لگی اسکی نظر ڈریسنگ ٹیبل کی طرف پڑی جہاں وہ بھیانک عورت شیشے کے سامنے بیٹھی اسی کو دیکھ کر ہنس رہی تھی

اسنے شیشی کی طرف اشارہ کر کے پھر سے چلانا شروع کر دیا

اسکی ماما کو کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی کہ ان کی بیٹی کو ہو کیا گیا ہے کیونکہ انہیں تو وہاں کچھ بھی دکھائی ی نہیں دے رہا تھا

اب تو یہ معمول بن گیا تھا وہ عورت ہر وقت ندا کے آس پاس بھٹکتی رہتی اور ندا چیختی چلاتی چیزیں اٹھا اٹھا کر دیواروں پہ مارتی رہتی

وہ نیم پاگل ہو گ ئی ی تھی

www.novelsclubb.com

اس کے گھر والے اسکا علاج کروا کروا کر تھک گ ئے مگر کچھ فرق نہیں پڑا

وہ شیطان کی قربانی سے بچ کر واپس آ تو گ ئی تھی مگر وہ شیطان کا شکار تھی

سو وہ کیسے اپنا شکار چھوڑ سکتا تھا اسی لیے اس نے اپنی خاص چیلی ندا کے سر پر مسط کر دی تھی

اب بس شیطان کو اس خاص گھڑی کا انتظار تھا جب وہ ندا کو قربانی کیلیے اٹھا کے لے جاتا

اور جس پر شیطان کی نظر پڑ جائے وہ کہاں سکون پا سکتے بھلا

ایسے ہی تو نہیں شیطان مردود سے پناہ مانگنے کی ہدایت کی گ ئی۔

اللہ پاک ہم سب کو اپنے حفظ و امان میں رکھے آمین

ختم شد

www.novelsclubb.com